OPEN ACCESS
Al-Idrak
Research Journal
ISSN (Online): 2789-3227
ISSN (Print): 2789-3235
www.alidrakresearchjournal.com

انسان کی صنفیں: قرآن اور تفاسیر کی روشنی میں

Human genders in the light of the Qur'an and its Commentaries

☆ **Dr. Hafiz Hasan Madani**
Associate Professor,
Institute of Islamic Studies,
University of the Punjab, Lahore, Pakistan

Citation:
Madani, Dr. Hafiz Hasan " Human genders in the light of the Qur'an and its Commentaries."Al-Idrāk Research Journal, 3, no.2, Jul-Dec (2023): 17– 28.

ABSTRACT

Transgender Protection Rights Act 2018, implemented in Pakistan, has enacted legislation for the addition of gender, the third gender of human beings. Many objections are being raised by political, social and religious circles on this act. After which this law is discussed in the Council of Islamic Ideology, the Federal Sharia Court and the Legislative Assemblies of Pakistan. The most important objection to this Act is with regard to the third gender of human, on which the Qur'anic verses and its commentaries are presented here.

Key Words: Protection Rights, implemented in Pakistan, Legislative Assemblies

تعارف

پاکستان کا 'ٹرانس جینڈر تحفظ حقوق ایکٹ 2018ء' صوبائی اسمبلیوں میں زیر بحث ہے اور قومی اسمبلی میں یکم اکتوبر 2022ء کو 'خنثیٰ' InterSex کے حقوق' کے لئے سینیٹر مشتاق احمد خاں نے ترمیمی بل پیش کر دیا ہے جبکہ مولانا عطاء الرحمٰن نے اس ایکٹ کو کلیۃً مسترد کرنے کی قرار داد پیش کی۔ خیبر پختونخواہ اور بلوچستان کی صوبائی اسمبلیاں اس کو نا قابل قبول قرار دے چکی ہیں، جبکہ پنجاب اسمبلی میں اس کے خلاف قرار داد منظور کی گئی ہے اور سندھ اسمبلی میں اسے منظور کرنے کا عندیہ دیا گیا ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے بعد، اب یہ مسئلہ وفاقی شرعی عدالت میں بھی زیر بحث ہے جہاں محترم عبد الرحمٰن ایڈووکیٹ اور محترم عمران شفیق نے علیحدہ علیحدہ درخواستیں دائر کر رکھی ہیں۔

صنف Gender اور جنس Sex میں فرق کے لئے اہل مغرب یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ جنس کا تعلق تو علم حیاتیات Biology سے ہے اور وہ دو ہی ہیں، جبکہ صنف دو سے زیادہ ہیں۔ اور اس کا تعلق کبھی فرد کے احساسات (علم نفسیات (Psychology) اور دوسری صنف کی طرف رغبت سے ہے یا اس کے معاشرتی طرزِ عمل (علم معاشرت (Sociology) لباس، اطوار و عادات سے ہے۔

حالانکہ اسلام کی رو سے جنس اور صنف میں کوئی فرق نہیں اور وہ دو ہی ہیں: مرد و عورت۔ ہر فرد کی جنس کا فیصلہ اس کے خالق کا ہی ہے۔ جو قرارِ حمل کے وقت زوجین میں کسی کے پانی کو دوسروں پر غالب کرتا اور پھر 42 ویں دن فرشتے کے ذریعے اس کے اندرونی تولیدی اعضا بننے کا آغاز کرتا ہے جس کے بعد رحم مادر میں ہی بیرونی جنسی اعضا بھی بننے شروع ہو جاتے ہیں جو بوقتِ ولادت سامنے آجاتے ہیں اور ماں سے مخفی نہیں ہوتے۔ بالغ ہو جانے پر ہر فرد کی جنس کئی لحاظ سے بالکل واضح ہو جاتی ہے۔ اور ہر فرد کو اس کی اصل صنف سے ملا کر اس کے احکام جاری کرنے چاہئیں۔ چنانچہ اسلامی نظریاتی کونسل نے اپنے 326 ویں اجلاس میں قرار دیا کہ

> "اپنی مرضی کی جنسی شناخت کی حمایت میں اس سے استدلال کیا جاتا ہے کہ جنس اور صنف دونوں الگ الگ ہیں۔ اس حوالے سے شریعت اور فقہ کا موقف یہ ہے کہ فقہی احکام کے اعتبار سے جنس اور صنف دونوں ایک اور دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اس لئے اس بنیاد پر Self Percieved Identity کو جواز فراہم کرنا درست نہیں۔"[1]

قرآن کریم کی آیات اور ان کی تفاسیر سے بھی واضح ہوتا ہے کہ انسان میں دو ہی صنفیں ہیں اور تیسری صنف کوئی نہیں۔ اس سلسلے میں تفصیلات ذیل میں پیش کی گئی ہیں: اللہ تعالیٰ نے انسان کی دو صنفیں ہی پیدا فرمائی ہیں!

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں کئی مقام پر واضح کیا ہے کہ

① ﴿وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝٤٩﴾ (الذاریات:49)

"اور ہر چیز کے ہم نے جوڑے پیدا کر دیئے، شاید تم (ان سے) سبق حاصل کرو۔"

مفسر قرآن مولانا عبد الرحمٰن کیلانی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

> "زَوج یعنی جوڑے کا لفظ نر و مادہ کے لیے بولا جاتا ہے، مثلاً خاوند بیوی کا زوج ہے، بیوی خاوند کی زوج ہے۔ ہر نر مادہ کا زوج ہے اور ہر مادہ نر کا زوج ہے۔ جانداروں میں ایک دوسرے کا زوج تو سب کے مشاہدہ میں آچکا ہے۔ نباتات میں بھی یہ سلسلہ قائم ہے۔ باربردار ہوائیں، نر درختوں کا تخم مادہ درختوں پر ڈال دیتی ہیں تو تب ہی ان میں پھل لگتا اور پکتا ہے اور جدید تحقیق کے مطابق یہ سلسلہ جمادات میں بھی پایا جاتا ہے۔ بجلی کا مثبت اور منفی ہونا یا ایک حقیر سے ذرہ میں الیکٹرون اور پروٹون کا مثبت اور منفی ہونا انسان کے علم میں آچکا ہے۔ مقناطیس میں بھی مثبت اور منفی سرے ہوتے ہیں۔"

1　کونسل کی سفارشات: اجلاس نمبر 328، مؤرخہ 18، 19 مئی 2022ء، نمبر: ایف 3/(1)/202۔ آر، سی آئی آئی/73

۲ ﴿سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ خَلَقَ الۡاَزۡوَاجَ کُلَّهَا مِمَّا تُنۡۢبِتُ الۡاَرۡضُ وَ مِنۡ اَنۡفُسِهِمۡ وَ مِمَّا لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۶﴾﴾ (یٰسٓ:36)

"پاک ہے وہ ذات جس نے زمین کی نباتات سے جملہ اقسام کے جوڑے پیدا کئے اور خود ان کی اپنی جنس کے بھی اور ان چیزوں کے بھی جنہیں یہ جانتے بھی نہیں۔"

۳ ﴿وَ اَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوۡجَیۡنِ الذَّکَرَ وَ الۡاُنۡثٰی ﴿۴۵﴾ مِنۡ نُّطۡفَةٍ اِذَا تُمۡنٰی ﴿۴۶﴾﴾ (النجم:45تا46)

"اللہ تعالیٰ نے مرد و عورت کا جوڑا پیدا فرمایا نطفہ سے، جب وہ (رحم میں) ٹپکایا جاتا ہے۔"

گویا اللہ تعالیٰ نے جملہ نباتات، انسانوں اور نامعلوم چیزوں میں بھی جوڑے کا نظام قائم کیا ہے۔ انسانوں میں زَوج کا یہی تصور سورۃ القیامۃ (آیات 37 تا 39) میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نباتات میں بھی ہر چیز کے دو جوڑے پیدا کئے۔ (الرعد:3) اور سیلابِ نوح کے وقت بھی اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے دو جوڑے ساتھ رکھنے کی ہدایت کی تھی۔ (ہود:40، مؤمنون:27)

۴ سورۃ النحل میں ارشادِ باری ہے:

﴿مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا مِّنۡ ذَکَرٍ اَوۡ اُنۡثٰی وَ هُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَنُحۡیِیَنَّهٗ حَیٰوةً طَیِّبَةً ۚ وَ لَنَجۡزِیَنَّهُمۡ اَجۡرَهُمۡ بِاَحۡسَنِ مَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۷﴾﴾

"جس مرد اور عورت نے بھی ایمان کی حالت میں نیک عمل کیا، تو ہم لازماً اس کو اچھی زندگی عطا فرمائیں گے، اور ضرور اس کو اس کے نیک اعمال کا بہترین بدلہ دیں گے۔"

جب ربّ کریم نے انسان کی دو صنفیں ہی پیدا فرمائیں، تو انہی مرد و زن کو نیک اعمال کا حکم اور بہترین اجر کا وعدہ دیا۔ ان دو صنفوں کا تذکرہ فرما کر نیک اعمال کی مکلف ساری انسانیت کو شامل کر لیا گیا ہے اور مرد و زن کے علاوہ کوئی انسان شریعتِ اسلامیہ کا مکلف نہیں ہے۔ اور یہ بھی ہم جانتے ہیں کہ صنفی خلل کے شکار شریعتِ اسلامیہ کے پابند ہیں۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ صنفی خلل یا ابہام والے بھی ان مرد و زن کی دونوں صنفوں میں شامل ہیں۔

نامور مفسرین کرام کے اقوال اور مواقف

۱ سورۃ النجم کی آیات: 45، 46 کی تفسیر میں امام ابو بکر احمد جصاص (م370ھ) لکھتے ہیں کہ

لَمَّا كَانَ قَوْلُهُ: ﴿الذَّكَرَ وَ الْأُنْثٰى﴾ اسْمًا لِلْجِنْسَيْنِ اسْتَوْعَبَ الْجَمِيعَ. وَهَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ لَا يَخْلُو مِنْ أَنْ يَكُونَ ذَكَرًا أَوْ أُنْثَى، وَأَنَّ الْخُنْثَى وَإِنْ اشْتَبَهَ عَلَيْنَا أَمْرُهُ لَا يَخْلُو مِنْ أَحَدِهِمَا. وَقَدْ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ: إِنَّ الْخُنْثَى الْمُشْكِلَ إِنَّمَا يَكُونُ مَا دَامَ صَغِيرًا فَإِذَا بَلَغَ فَلَا بُدَّ مِنْ أَنْ تَظْهَرَ فِيهِ عَلَامَةُ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى. وَهَذِهِ الْآيَةُ تَدُلُّ عَلَى صِحَّةِ قوله.[1]

1 احکام القرآن از ابو بکر احمد جصاص: 3/ 551 زیر آیتِ مذکورہ بالا، ناشر دار الکتب العلمیہ، لبنان 1994ء

”جب اللہ تعالیٰ نے دو جنسوں: مذکر و مؤنث کا نام لے لیا تو گویا تمام انسانوں کو شامل کر لیا۔ یہ فرمان اس امر کی دلیل ہے کہ کوئی انسانً مرد یا عورت سے خالی نہیں ہوتا۔ اور خنثیٰ فرد جس کی صنف ہم پر مشتبہ ہو جاتی ہے، وہ بھی انہی دو میں سے لازماً ایک ہوتا ہے۔ امام محمد بن حسن شیبانی (م189ھ) کہتے ہیں کہ "خنثیٰ اس وقت تک مشکل (مشتبہ) رہتا ہے جب تک بالغ نہ ہو، اس کے بعد تو اس میں مرد و عورت کی علامات ظاہر ہو کر رہتی ہیں۔" یہ آیت ان کا موقف درست ہونے کی دلیل ہے۔“

یہاں فطری طور صنفی ابہام کے ساتھ پیدا ہونے والے فرد کے لئے 'خنثیٰ' کا لفظ بولا گیا ہے اور امام ابو حنیفہ کے شاگرد امام محمد بن حسن شیبانی بتاتے ہیں کہ خنثیٰ فرد بھی مرد یا عورت ہی ہوتا ہے جس کی صنف کا ابہام بلوغت کے بعد رفع ہو جاتا ہے۔

② سورۃ النساء کی آیت نمبر 1 کی تفسیر میں امام ابو عبد اللہ محمد قرطبی (671ھ) لکھتے ہیں کہ

﴿بَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالًا كَثِيۡرًا وَّنِسَآءً﴾ حَصَرَ ذُرِّيَّتَهُمَا فِي نَوْعَيْنِ، فَاقْتَضَى أَنَّ الْخُنْثَى لَيْسَ بِنَوْعٍ، لَكِنْ لَهُ حَقِيقَةٌ تَرُدُّهُ إِلَى هَذَيْنِ النَّوْعَيْنِ وَهِيَ الْآدَمِيَّةُ فَيَلْحَقُ بِأَحَدِهِمَا، عَلَى مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ فِي الْبَقَرَةِ (5) مِنَ اعْتِبَارِ نَقْصِ الْأَعْضَاءِ وَزِيَادَتِهَا.[1]

”آیتِ کریمہ... اللہ تعالیٰ نے آدم و حوا سے بے شمار مرد اور عورتیں پیدا فرمائیں... میں اللہ تعالیٰ نے ان کی اولاد کو دو صنفوں میں محدود کیا ہے۔ اس کا تقاضا یہ ہے کہ خنثیٰ کوئی تیسری صنف نہیں۔ اس کی حقیقت کے لحاظ سے اسے ان دونوں صنفوں سے ہی ملایا جائے گا۔ اور اولادِ آدم ہونے کے ناطے وہ دونوں قسموں میں سے ایک سے، اپنے اعضا کی کمی یا زیادتی کے لحاظ سے ملایا جائے گا، جیسا کہ سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 5 میں بھی یہ مسئلہ گزر چکا ہے۔“

③ امام فخر الدین ابو عبد اللہ رازیؒ (م606ھ) سورۃ اللیل کی آیت ﴿وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالۡاُنۡثٰٓى ۝٣﴾ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

الْمَسْأَلَةُ الثَّالِثَةُ: الْقَسَمُ بِالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى يَتَنَاوَلُ الْقَسَمَ بِجَمِيعِ ذَوِي الْأَرْوَاحِ الَّذِينَ هُمْ أَشْرَفُ الْمَخْلُوقَاتِ،

Ahakm al-Qur'an by Abu Bakr Ahmad Jasas: 3/551 under the above verse, Darul Kitab Al-Ulamiya Publisher, Lebanon, 1994.

1 الجامع لاحکام القرآن از امام ابو عبد اللہ محمد قرطبی: 5/2، دار الکتب المصریہ، قاہرہ 1964ء

Al-Jami Lahkam al-Qur’an by Imam Abu Abdullah Muhammad Qurtubi: 5/2, Dar al-Kitab al-Masriya, Cairo, 1964.

لِأَنَّ كُلَّ حَيَوَانٍ فَهُوَ إِمَّا ذَكَرٌ أَوْ أُنْثَى وَالْخُنْثَى فَهُوَ فِي نَفْسِهِ لَا بُدَّ وَأَنْ يَكُونَ إِمَّا ذَكَرًا أَوْ أُنْثَى، بِدَلِيلِ أَنَّهُ لَوْ حَلَفَ بِالطَّلَاقِ، أَنَّهُ لَمْ يَلْقَ فِي هَذَا الْيَوْمِ لَا ذَكَرًا وَلَا أُنْثَى، وَكَانَ قَدْ لَقِيَ خُنْثَى فَإِنَّهُ يحنث في يمينه.[1]

"تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ مرد و عورت کی قَسَم ان تمام ذوالارواح کو شامل ہے جو اشرف المخلوقات ہیں۔ کیونکہ ہر جاندار یا تو مذکر ہو گا، یا مؤنث اور خنثیٰ فرد بھی اپنے اندر یا تو مذکر ہوتا ہے یا مؤنث۔ جس کی دلیل یہ ہے کہ اگر کوئی اس بات پر طلاق دینے کی قسم اُٹھائے کہ اس دن اس کی کسی مرد و عورت سے ملاقات نہیں ہوئی، حالانکہ اسکا خنثیٰ فرد سے سامنا ہو چکا ہو تو (خنثیٰ کے مذکر یا مؤنث ہونے کے ناطے) اس کی قسم ٹوٹ جائے گی۔"

④ سورۃ اللیل کی اسی آیت کی تفسیر میں امام ابو القاسم محمود زمخشری (538ھ) اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

ومخلوق الله الذكر والأنثى. وجاز إضمار اسم الله لأنه معلوم لانفراده بالخلق. إذ لا خالق سواه. وقيل: إنّ الله لم يخلق خلقا من ذوى الأرواح ليس بذكر ولا أنثى. والخنثى، وإن أشكل أمره عندنا فهو عند الله غير مشكل، معلوم بالذكورة أو الأنوثة. فلو حلف بالطلاق أنه لم يلق يومه ذكرًا ولا أنثى، ولقد لقى خنثى مُشكلا: كان حانثا. لأنه في الحقيقة إمّا ذكرا أو أنثى، وإن كان مشكلا عندنا.[2]

"اللہ تعالیٰ کی مخلوق مذکر و مؤنث ہی ہے۔ اور یہاں اللہ کا اسم جلالہ مخفی رکھنا اس بنا پر جائز ہے کیونکہ یہ امر طے ہے کہ وہی اکیلا پیدا کرنے والا ہے اور اس کے سوا کوئی خالق نہیں۔ بعض لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی مخلوق پیدا نہیں فرمائی جو مذکر یا مؤنث نہ ہو۔

'خنثیٰ' کی صنف پہچاننا اگرچہ ہمارے لئے مشکل ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی فرد کی صفت مبہم (مشکل) نہیں، جس کا مرد یا عورت ہونا بڑا واضح ہے۔ چنانچہ کوئی شخص اگر یہ قسم اٹھائے کہ آج میں کسی مرد و عورت سے ملوں تو میری بیوی کو طلاق۔ پھر اس کی ملاقات خنثیٰ مشکل سے ہو جائے تو (مرد یا عورت ہونے کے ناطے) وہ قسم توڑنے کا مرتکب ہو گا۔ کیونکہ خنثیٰ یا تو مذکر ہوتا ہے یا مؤنث، اگرچہ ہمیں اس کو پہچاننا مشکل ہو جاتا ہے۔"

---

1 تفسیر مفاتیح الغیب از فخر الدین ابو عبد اللہ الرازی، 31/182، دار احیاء التراث، بیروت 1420ھ

Commentary on Mufatih al-Ghayb by Fakhr al-Din Abu Abdullah al-Razi, 182/31, Dar Ihya al-Tarath, Beirut, 1420 AH.

2 تفسیر الکشاف از امام ابو القاسم محمود زمخشری: 4/762، دار الکتاب العربی، بیروت، 1407ھ

Tafsir al-Kashaf by Imam Abul Qasim Mahmud Zamakhshari: 4/762, Dar al-Kitab al-Arabi, Beirut, 1407 AH

⑤ سورۃ اللیل کی اسی آیت کی تفسیر میں امام جلال الدین سیوطی (911ھ) لکھتے ہیں کہ

"قسم ہے اس ذات کی جس نے نر و مادہ پیدا کئے۔ (یعنی) آدم و حوا یا مذکر و مؤنث کو پیدا کیا اور خنثیٰ مشکل ہمارے نزدیک ہے، (مگر) اللہ کے نزدیک وہ مذکر یا مؤنث ہے لہٰذا وہ شخص جس نے قسم کھائی کہ وہ مرد اور عورت سے بات نہ کرے گا تو وہ خنثیٰ مشکل سے کلام کرنے سے حانِث (قسم توڑنے والا) ہو جائے گا۔"[1]

تفسیری فوائد میں ہے کہ

"خنثیٰ مشکل ہمارے علم کے اعتبار سے ہے، مگر اللہ کے علم کے اعتبار سے خنثیٰ یا تو مذکر ہے یا مؤنث، لہٰذا یہ ذکر اور اُنثیٰ کے عموم میں داخل ہے۔ خنثیٰ کوئی تیسری جنس نہیں ہے اس کی تائید اللہ تعالیٰ کے اس قول سے بھی ہوتی ہے: ﴿يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۝﴾"

⑥ مولانا غلام رسول سعیدی (م 2016ء) اپنی تفسیر 'تبیان القرآن' میں لکھتے ہیں کہ

"آیت ﴿وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰٓى ۝﴾ میں تمام مخلوق کی قسم ہے کیونکہ کوئی مخلوق نر اور مادہ سے خارج نہیں ہے، اور رہے مخنث[2] تو وہ بھی نر کے ساتھ لاحق ہیں، یہ اور بات ہے کہ ہمارے دور میں یہ لوگ زنانہ وضع کے ساتھ رہتے ہیں۔"[3]

ان آیاتِ کریمہ اور ان کی تفاسیر سے سارے بنیادی تصورات بالکل واضح ہو گئے ہیں جو اسلامی لٹریچر کی اساس اور خلاصہ ہیں۔ ہر دور اور ہر مکتبِ فکر میں یہ تصورات ہمیشہ واضح ہی رہے ہیں۔ ان اقوال سے معلوم ہوا کہ انسانوں، نباتات اور بہت سی نامعلوم چیزیں اللہ تعالیٰ نے جوڑا جوڑا ہی پیدا فرمائیں۔ چنانچہ انسان کی بھی دو ہی صنفیں ہیں۔ ... مرد اور عورت جبکہ انسانوں میں تیسری صنف کا وجود ناپید ہے۔ ... ہر انسان یا تو مرد ہوتا ہے یا عورت اور اگر کوئی مشترکہ یا مبہم صفات رکھتا ہے (جسے خنثیٰ کہتے ہیں) تو درحقیقت اس کی بھی مرد و عورت میں سے ہی ایک صنف ہے ۔... جس کا تعین ہمارے لئے تو بعض اوقات مشکل ہو جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی ایک ہی صنف پیدا کی ہے جو بلوغت سے پہلے بعض اوقات مبہم ہو جاتی ہے، لیکن اس کے بعد لازماً واضح ہو کر رہتی ہے۔... گویا خنثیٰ مشکل ہمارے

1 تفسیر جلالین از امام جلال الدین سیوطی: زیر آیت اللیل:3

Tafsir Jalaleen by Imam Jalaluddin Suyuti: Under Ayatul Lail: 3

2 یہاں 'مخنث' کا لفظ لغوی مفہوم میں استعمال ہوا ہے یعنی ایسا مرد جس میں عورتوں کی سی نرمی اور لچک پائی جاتی ہو۔

3 تبیان القرآن از مولانا غلام رسول سعیدی، تفسیر آیت اللیل:3

Tabayan al-Qur'an by Maulana Ghulam Rasool Saidi, Tafsir Ayat al-Lail: 3

لحاظ سے مشکل ہے، در حقیقت اس کی بھی ایک صنف ہوتی ہے۔ اس کو اس کی صنفی علامات کے ذریعے دونوں میں سے کسی ایک صنف سے ہی ملا کر اُس کے شرعی احکام جاری کئے جائیں گے۔

یہی وجہ ہے کہ قرآنِ مجید اور سنت مطہرہ (جن کے مجموعے کو شریعتِ اسلامیہ کہتے ہیں) میں ... جہاں ہر چھوٹی سے چھوٹی بات کی وضاحت اور احکام بیان کر دیے گئے ہیں... تیسری صنف خنثیٰ (یعنی ہیجڑے، کھسرے وغیرہ) کے کوئی مستقل احکام بطورِ صنف نہیں ملتے۔ احادیث میں مخنث سے ہمارے رویّے کے بارے میں بعض ہدایات ملتی ہیں، اور آثار میں خنثیٰ کی بعض علامات کا تذکرہ ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے کسی تیسری صنف کو پیدا فرمایا ہوتا تو حیوانات و نباتات کی دیگر انواع میں بھی ایسا ہونا چاہیے تھے۔ تیسری مستقل صنف موجود ہونے پر ان کے احکام کا شریعت میں نہ پایا جانا، شارع جل جلالہ پر انسانوں کا بہت بڑا اِدّعا ہے۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ انسانوں میں مرد و عورت کے سوا کوئی تیسری صنف نہیں ہے۔

مذکورہ بالا آیاتِ کریمہ کے علاوہ جن احادیث نبویہ ﷺ میں اس مرحلہ کا تذکرہ ہے، جب انسان میں اس کا خالق ایک صنف کا آغاز کرتا ہے، تو وہاں بھی دو اصناف کا ہی تذکرہ ہے، تیسری کا کوئی ذکر نہیں۔ گویا اللہ تعالیٰ نے تیسری صنف پیدا ہی نہیں فرمائی۔ سیدنا حذیفہ بن اُسید غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

«إِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَةِ ثِنْتَانِ وَأَرْبَعُونَ لَيْلَةً، بَعَثَ اللهُ إِلَيْهَا مَلَكًا، فَصَوَّرَهَا وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجِلْدَهَا وَلَحْمَهَا وَعِظَامَهَا، ثُمَّ قَالَ: "يَا رَبِّ! أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى؟ فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ". ثُمَّ يَقُولُ: "يَا رَبِّ! أَجَلُهُ؟" فَيَقُولُ رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ. ثُمَّ يَقُولُ: "يَا رَبِّ! رِزْقُهُ؟" فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ. ثُمَّ يَخْرُجُ الْمَلَكُ بِالصَّحِيفَةِ فِي يَدِهِ. فَلَا يَزِيدُ عَلَى مَا أُمِرَ وَلَا يَنْقُصُ».[1]

"جب نطفہ پر بیالیس دن گزر جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجتے ہیں جو اس کی تصویر بناتا ہے۔ اس کے کان، آنکھیں، جلد، گوشت اور ہڈیاں بناتا ہے۔ پھر وہ پوچھتا ہے کہ یا ربّ! یہ مرد ہو گا یا عورت؟ اللہ عزوجل جو چاہتے ہیں فیصلہ فرما دیتے اور فرشتہ اس کو لکھ لیتا ہے۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ سے اس کی موت کے بارے میں پوچھتا ہے، جو اللہ چاہتے ہیں فرماتے ہیں اور فرشتہ اس کو نوٹ کر لیتا ہے۔ پھر فرشتہ اس کے رزق کے بارے میں استفسار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حسبِ منشا اس کا فیصلہ کرتے اور فرشتہ

1 صحیح مسلم: كِتَابُ الْقَدرِ (بَابُ كَيْفِيَّةِ خَلْقِ الْآدَمِيِّ فِي بَطْنِ أُمِّهِ وَكِتَابَةِ رِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَعَمَلِهِ وَشَقَاوَتِهِ وَسَعَادَتِهِ)، رقم 4783

Sahih Muslim: Kitab al-Qadr (Chapter of the nature of human nature in the womb of its mother and the book of its provision, its future, its actions, its sufferings, and its happiness), No. 4783

لکھ لیتا ہے۔ پھر فرشتہ اپنے ہاتھ میں یہ محرر صحیفہ لے کر نکل جاتا ہے اور جو اُسے لکھایا گیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کرتا۔"

قرآن و حدیث کی ان تفصیلات کے برعکس پاکستان میں 'ٹرانس جینڈر تحفظ حقوق ایکٹ 2018ء' کے بعد انسانوں کی تیسری صنف کا اضافہ کیا گیا ہے، اور اس بنا پر بعض پاکستانیوں نے اپنے آپ کو X صنف میں اندراج کرایا ہے، جیسا کہ بی بی سی اُردو کی خبر ہے کہ "سرکاری اعداد و شمار کے مطابق 2017ء کی مردم شماری میں اکیس ہزار افراد بطور ٹرانس جینڈر رجسٹرڈ تھے۔ 2018ء میں اس ایکٹ کے آنے کے بعد 2978 افراد نے اپنے نئے شناختی کارڈ بنوائے یا ان میں درستی کروائی۔ اس برس فروری میں دفتر خارجہ نے یہ سفارش کی کہ جن ممالک میں جنس کے خانے میں X کو تسلیم نہیں کیا جاتا وہاں حکام سے بات چیت کی جائے اور آگاہی پھیلائی جائے تاکہ ان افراد کو حج، عمرہ اور زیارت سمیت دیگر کاموں کے لیے بیرون ملک سفر میں آسانی ہو۔

نادرا حکام کے مطابق... تیسری جنس کو ان کی شناخت کا حق دیا گیا۔ اس وقت نادرا ڈیٹا بیس میں دو کی بجائے پانچ قسم کی جنس رجسٹر ہوتی ہے۔ یعنی مرد، عورت، خواجہ سرا مرد، خواجہ سرا عورت اور پانچویں ایسے افراد جن میں یہ تعین نہ ہو سکے کہ ان میں مردانہ صفات غالب ہیں یا خواتین کی۔ پہلے ان کے شناختی کارڈ پر خواجہ سرا مرد، خواجہ سرا عورت لکھا جاتا تھا مگر شناختی کارڈ کے انگلش میں بننے کے بعد بین الاقوامی معیار کے مطابق مرد کے لیے انگریزی حرف M، خواتین کے لیے انگریزی حرف F جبکہ خواجہ سراؤں کے لیے حرف X لکھا جاتا ہے۔ حکام کے مطابق 'اگرچہ کارڈ پر جگہ کی کمی کے باعث صرف X لکھا جاتا ہے تاہم نادرا ڈیٹا بیس میں X کی بجائے خواجہ سرا مرد، خواجہ سرا عورت یا یونی سیکس درج ہوتا ہے۔"[1]

اس تفصیل سے علم ہوتا ہے کہ جنس کی تبدیلی دو مراحل میں ہوتی ہے: پہلے نادرا کے ریکارڈ میں انہیں X درج کیا جاتا ہے جس کے لئے کوئی میڈیکل ٹیسٹ ضروری نہیں، ایکٹ کے آرٹیکل 3 کی رو سے، صرف اس فرد کا اپنے آپ کو اپنی پیدائشی صنف سے مختلف تصور کرنے کا دعویٰ[2] ہی کافی ہے۔ جبکہ طبی علاج کے لئے میڈیکل ٹیسٹوں کے بعد اسے مردوزن میں سے کسی ایک حقیقی صنف کے مطابق آپریشن کیا جاتا ہے۔ کیونکہ میڈیکل سائنس کی رو سے بھی انسان کی صنفیں دو ہی ہیں۔ تاہم اگر وہ میڈیکل علاج نہ کرانا چاہے تو محض اپنی ذہنی رجحان کی بنا پر X کے بعد، دوسرے

---

1 https://www.bbc.com/urdu/pakistan-63357727 مؤرخہ 31/ اکتوبر 2022ء

2 ایکٹ کے آرٹیکل 3a کے الفاظ ہیں: "اس قانون کی رو سے ٹرانس جینڈر فرد یہ حق رکھتا ہے کہ اپنی صنف کے بارے میں جو وہ ذاتی تصور self-perceived gender identity رکھتا ہو، وہی شناخت اسکو دی جائے۔"

مرحلے میں کسی بھی صنف کا M یا F والا شناختی کارڈ بھی بنوا سکتا ہے، جس سے بہت سے شرعی اور سماجی مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔

اس قانون میں انسانوں کی تیسری صنف کا قرار دیا جانا، اور اس بنا پر بعض پاکستانیوں کا اپنے آپ کو X صنف میں اندراج کرانا اسلامی احکام و نظریات کے خلاف ہے۔ اور صنفی تبدیلی کے پہلے مرحلہ کے لئے محض اپنے بارے میں تصور کر لینا ہی کافی نہیں بلکہ اسے بھی طبعی حقائق کے مطابق ہونا چاہیے۔ اور اس کے لئے محض دعوے کی بجائے میڈیکل ٹیسٹ ضروری ہونا چاہیے۔ سرکاری ضوابط اور طریقہ کار کے مجموعہ میں بہر حال یہ خامیاں پائی جاتی ہیں۔

مولانا مفتی تقی عثمانی اسی سلسلے میں اپنے فتویٰ میں لکھتے ہیں کہ

"خنثیٰ کو مرد یا عورت قرار دینے کے لئے مستحکم معیارات موجود ہیں جن کے ذریعے اس کی جنس کا تعین کیا جا سکتا ہے، اس لئے [اس قانون میں] اسے تیسری جنس قرار دینا درست نہیں۔" واللہ اعلم

شریعت میں مرد اور عورت کے علاوہ تیسری جنس کا کوئی اعتبار نہیں ہے، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ شرعاً کسی انسان کے لئے اپنی جنس تبدیل کرنا یا خود کو دوسری جنس سے منسوب کرنا ناجائز اور حرام ہے۔ لہٰذا سوال میں مذکور 'نادرا ریگولیشنز' میں مذکورہ ترمیم کے اندر نر اور مادہ کے علاوہ نر خصی Male Eunuch، مادہ خصی Female Eunuch اور ماورائے جنس Uni Sex کو مرد اور عورت کے علاوہ الگ جنس قرار دینا شریعت کے بالکل خلاف ہے۔"[1]

صنفی ابہام واشتراک اور معذوری

مذکورہ بالا صنفی حقائق کے باوجود انسانوں میں ایسے افراد ضرور پائے جاتے ہیں جن میں جنسی خلل ہوتا ہے اور وہ اپنا جوڑا بنانے پر قادر نہیں ہو سکتے۔ اس کا تذکرہ قرآن کریم کی اس آیت میں ملتا ہے:

﴿ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ الذُّكُوْرَ ؀ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَاۗءُ عَقِيْمًا ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ؀ ﴾ (الشوریٰ:50)

"آسمانوں اور زمین کی حکومت اللہ ہی کے لئے ہے۔ وہ جو چاہے پیدا کرتا ہے جسے چاہے لڑکیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہے لڑکے۔ اُنہیں جمع کر دیتا ہے بیٹے بھی اور بیٹیاں بھی اور جسے چاہے بانجھ بنا دیتا ہے۔ یقیناً وہ سب کچھ جاننے والا، قدرت والا ہے۔"

1 'اسلام میں مرد و عورت کے علاوہ تیسری جنس کا تصور' فتویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی، ماہ نامہ البلاغ، کراچی، شمارہ ربیع الاول 1444ھ، ص165

بعض لوگ يُزَوِّجُهُمْ کا ترجمہ 'تیسری مشترکہ جنس' سے کرتے ہیں جو درست نہیں۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی (م 1820ء) اپنی 'تفسیر مظہری' میں لکھتے ہیں کہ

"اَوْ يُزَوِّجُهُمْ یعنی بعض کو دونوں دیتا ہے: لڑکے بھی اور لڑکیاں بھی۔"

امام ابوالبرکات عبد اللہ نسفی (م710ھ) اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ

"اَوْ يُزَوِّجُهُمْ... یا ان کو جمع کر کے دیتا ہے بیٹے بھی اور بیٹیاں بھی... یہ آیت انبیاے کرام علیہم السلام کے بارے میں بھی نازل ہوئی، اس لئے کہ لوط علیہ السلام کو فقط بیٹیاں دیں اور شعیب کو بھی اور ابراہیم علیہ السلام کو فقط بیٹے اور محمد ﷺ کو بیٹے اور بیٹیاں دونوں دیں۔ یحییٰ و عیسیٰ علیہما السلام کو بے اولاد رکھا۔"

صنفی صلاحیتوں کے بہت سے مراحل ہیں جن میں صنفی جذبات و احساسات، صنفی علامات، صنفی مواصلت کی صلاحیت اور اپنی نسل آگے بڑھنے کی صلاحیتیں وغیرہ شامل ہیں۔ جو مرد یا عورت بانجھ ہوتے یعنی ان کا سلسلہ نسل آگے نہیں چل سکتا، وہ بھی صنفی لحاظ سے ایک اہم معذوری کا شکار ہیں۔

جس طرح آگے اولاد پیدا نہ کر سکنے والے بانجھ مرد و عورت کو، بالظاہر درست لیکن نامرد شخص کو 'تیسری صنف' نہیں بلکہ معذور کہا جاتا ہے، اسی طرح حقیقی جنسی خلل رکھنے والے، جن کی پیدائش ہی ایسے ہوئی ہو یا بعد میں کسی حادثے کی بنا پر ان میں کوئی صنفی معذوری پیدا ہو گئی ہو تو ایسے افراد کو معذور سمجھ کر ان سے پوری ہمدردی کرنی چاہیے۔ نابیناؤں اور گونگے بہرے افراد کی طرح ان میں سے بعض معذوریوں کا کسی حد تک علاج ہو جاتا ہے، اور بعض لاعلاج ہوتی ہیں۔ جس طرح عام معذروں کے لئے ہمدردی کی بنا پر خصوصی رعایتی قوانین ہوتے ہیں، اسی طرح صنفی معذوروں کے لئے بھی بوقتِ ضرورت معذوروں والے، مزید نصف کوٹہ کے قوانین اور خصوصی سہولیات متعارف کرائی جا سکتی ہیں۔

واضح رہے کہ انسانوں میں خلیات کی بنیادی اکائی کی سطح پر ہی مرد و زن کے خلیات میں فرق پایا جاتا ہے، مرد کے خلیات XY اور عورت کے خلیات XX کہلاتے ہیں، جبکہ قرارِ حمل کے وقت یا رحم مادر میں کسی بیماری اور کسی چیز کی کمی زیادتی کی وجہ سے صنفی خلل پیدا ہوتے ہیں، اور ایسے افراد کے خلیات میں صنفی خلیوں کی کثرت یا سرے سے دوسرے خلیات غیر موجود ہوتے ہیں۔ اُنہیں طبی زبانی میں XYY یا XXY یا X0 وغیرہ کے خلیات کے ساتھ، مختلف نام دیے جاتے ہیں۔ تاہم خلیاتی سطح پر خرابی کی یہ شرح اس قدر کم ہے یا ایسے جنین دورانِ حمل ہی ضائع ہوتے ہیں کہ اُنہیں مستقل صنف کی بجائے 'صنفی معذور' قرار دیا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان صنفی مسائل کو مستقل سمجھنے کی بجائے، ان کی اصلاح اور حل کا راستہ تلاش کیا جاتا ہے اور یہ بھی اپنی حقیقت کے لحاظ سے مرد یا عورت ہی

ہوتے ہیں۔ میڈیکل سائنس کی رو سے بھی انسان کی دو ہی صنفیں ہیں اور ہر مرد و عورت کے تمام جسمانی خلیات میں قرارِ حمل کے دن سے ہی اختلاف پایا جاتا ہے۔ کیونکہ 'ٹیسٹ ٹیوب بے بی' میں بچے کی مطلوبہ جنس حاصل کرنے کے لئے دونوں خلیات XY اور XX کا ہی مخصوص امتزاج کیا جاتا ہے۔

خلاصہ بحث

پیچھے مفسرین کی زبانی بھی گزر چکا ہے کہ جنسی خلل والے افراد کو بھی اللہ تعالیٰ نے ایک واضح جنس کے ساتھ پیدا فرمایا ہے، جو ہمارے لحاظ سے بعض اوقات مبہم ہوتی ہیں لیکن بلوغت کے بعد ظاہر ہو جاتی ہے۔ جنسی اختلال کے پیدائشی شکار افراد پر عبادات کے فرائض اور ان کے حقوق عام مرد و زن جیسے ہی ہیں اور ان میں جس جنس کا غلبہ ہو، ان کو ان کے ساتھ ملانا چاہیے۔ اور جب تک کسی شرعی کوتاہی کا ارتکاب نہ کریں، ان کا ساتھ کوئی امتیازی رویہ رکھنا درست نہیں ہے۔ ایسے افراد پر شریعت اسلامیہ کے عبادات واخلاقیات اور معاملات کے وہ تمام قوانین لاگو ہیں جو عام مسلمان مرد و زن کے لئے شرعاً لازمی ہیں، ان کو اسلام کے انفرادی یا اجتماعی احکام سے اُصولی طور پر کوئی استثنا حاصل نہیں۔

'ٹرانس جینڈر' (صنفی تبدیلی والا فرد) دراصل مشترکہ صنفی خصوصیات والے InterSex یا 'اپنی پیدائشی جنس سے مختلف تشخص کے خواہاں فرد' کو کہا جاتا ہے جو طبعی حقیقت کے برخلاف صنف کی طرف رغبت اور اس کا دعوٰی رکھتا ہے۔ پہلی نوعیت میں اس کی حقیقی صنف تک طبی ٹیسٹوں کے ذریعے پہنچ کر ممکنہ حد تک اس کا طبی علاج ہونا چاہیے، اور اس پر غالب صنف کے احکام جاری کرنے چاہئیں۔ اور دوسری صورت میں اس فرد کو اپنی طبعی کیفیت اور پیدائشی صنف پر اکتفا کرنا اور اپنے سوچ اور رویے کی اصلاح کی ہر ممکنہ کوشش کرنی چاہیے۔ پیدائشی صنف کے برخلاف سوچ اور رویۂ شرعاً ناجائز ہیں۔

پاکستانی قانون نے 'ٹرانس جینڈر' کو محض ذہنی کیفیت قرار دے کر بغیر کسی میڈیکل ٹیسٹ کے اس انسان کو پیدائش سے مختلف صنف اختیار کرنے کی قانونی اجازت دی ہے۔ ایسا شخص پہلے مرحلے میں نادرا میں اپنی تبدیل شدہ جنس X درج کراتا ہے۔ پھر میڈیکل ڈاکٹرز سے رابطہ کرتا ہے جو متعدد میڈیکل ٹیسٹوں کے بعد اس کے لئے کسی تندرست مرد یا عورت بننے کے آپریشن کے امکانات واضح کرتے ہیں۔

توجہ طلب امر یہ ہے کہ دو سے زائد صنفیں صرف سوچ و خیال (شعبہ نفسیات) میں پائی جاتی ہیں، جو اس کو مستقل تیسرا نام دینے کے بجائے 'ٹرانس جینڈر' کا عبوری نام دیتے ہیں۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت یہاں بھی کوئی مستقل تیسری جنس موجود نہیں، بلکہ دو صنفوں کے مابین منتقلی کے دوران عبوری جنس کے محض احساسات ہیں، جن

کی بناپر صنفی تبدیلی کا شہری اندراج کر دیا جاتا ہے۔ اس عبوری مرحلہ کو ہی ٹرانس جینڈر کہتے ہیں، تیسری جنس کا نہ تو کوئی مستقل وجود ہے اور نہ مستقل نام....!

ٹرانس جینڈر فرد جب اپنے حقوق لینا چاہے تو میڈیکل ڈاکٹرز، اسے ٹیسٹ کے بعد مرد وزن میں سے ایک کی طرف لوٹاتے ہیں۔ جب وہ قانونی حقوق چاہتا ہے تو اسے دو صنفوں میں سے ایک کی طرف لوٹنا پڑتا ہے۔ جب وہ شرعی مسائل کی تفصیل جاننا چاہے تو اسے دو صنفوں کی طرف ہی پلٹنا پرتا ہے۔ دستور پاکستان سے بنیادی حقوق وغیرہ لینے کے لئے بھی اسے مرد وعورت کی طرف لوٹنا پڑتا ہے۔ موجودہ ٹرانس جینڈر ایکٹ بھی اس کے لئے مستقل تیسری صنف کے حقوق بنانے کی بجائے، اس کی مرضی کی بناپر مرد وعورت کے ہی حقوق اسے دیتا ہے۔ تاہم انسانی تاریخ میں پہلی بار اس قانون میں اس کے لئے جداگانہ نظام متعارف کرانے کا تصور دیا جارہا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ شریعت، قانون، طب اور سماج وغیرہ ہر جگہ صنفیں دو ہی ہیں۔ اور ایک درمیانی تیسری جنس کا تصور محض ایک واہمہ اور خیال ہے جو غلط العوام ہے۔ اور میڈیکل ٹیسٹ کے بغیر صنف X میں اندراج کی اجازت، بہت سے سماجی شعبوں میں صنفی مسائل پیدا کرے گی، جس کے بعد کوئی ٹرانس جینڈر فرد، تعلیم یا سیاست وغیرہ میں کسی بھی مرضی کی صنف کے لئے مخصوص حقوق کا دعویٰ کر سکتا ہے۔